Digitized by Khilafat Library Rabwah

74

فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ رجب ۱۳۹۲ھ، ۳۰ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۳۰ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۹۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۹ ماہ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت وعافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں -

---

ربوہ - ۲۹ ماہ ظہور - حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے -

احباب جماعت آپ کی صحت وعافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں -

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سُنّت اللہ یہی ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں

اسلئے نہیں کہ غرق کئے جاویں بلکہ اسلئے کہ اُن موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں

"جبکہ ہر جوہر قابل کے لئے خدا تعالےٰ نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ اُن کے اُوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اُس سبزہ کی طرح (جو خس وخاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں - اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے - یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کیساتھ سُنّت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں - لیکن نہ اِس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اسلئے کہ اُن موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں - وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اسلئے کہ جلائے جائیں بلکہ اِس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قُدرت کا تماشہ دکھایا جاوے - غرض ان سے ٹھٹھہ کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے - ان پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے - یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے - اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے - اُس وقت دُنیا کو ثابت ہو جاتا ہے اور غیرتِ الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلّی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے - سو اوّل نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور آخر میں ان کی باری آتی ہے - اسی طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے - وَالۡعَاقِبَۃُ عِنۡدَ رَبِّکَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ - پھر خدا تعالیٰ کے ماموریں پر مصائب اور مشکلات کے آنے کا یہ بھی ایک سِرّ ہوتا ہے تا اُن کے اخلاق کے نمونے دُنیا کو دکھلائے جاویں "

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ :- "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی وصولی کا تیسرا مرحلہ شروع ہے جو ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہو رہا ہے - اس تاریخ تک آپ نے ہر وعدہ کنندہ سے کم از کم اسّی فی صدی وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجوانی ہیں - مرکز آپ سے سو فیصدی سے زائد وصولی کی توقع رکھتا ہے -

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے - آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

عشرۂ وقفِ جدید

از یکم تا ۱۰ تبوک ۱۳۵۱ ہش
ستمبر ۱۹۷۲ء

وقفِ جدید کی مالی حالت اس وقت قابلِ فکر ہے - روزانہ اور ماہانہ آمد وقفِ جدید کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو رہی جس کی وجہ سے تشویش ہے - اس لئے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اندرون پاکستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی یکم تا ۱۰ تبوک ۱۳۵۱ ہش (مطابق یکم تا ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء) "عشرۂ وقفِ جدید" منا کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں - جس میں جماعتوں اور افراد کے وعدہ جات و وصولیات چندہ وقفِ جدید کا جائزہ لے کر کمی کو اضافہ بلکہ نمایاں اضافہ میں بدلنے کی کوشش فرمائی جائے -

اللہ تعالیٰ متعلقہ عہدیداروں اور احباب جماعت کو اسکی توفیق بخشے - ان کی مخلصانہ جدوجہد کے خوشکن نتائج پیدا فرمائے - کوشش کرنے والے مخلصین اور قربانی کرنیوالے احباب جماعت کو اجرِ عظیم سے نوازے اور برکتوں سے ان کے گھر بھر دے - آمین اللّٰھم آمین

(ناظم مال وقف جدید)

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ؛ قائم مقام ایڈیٹر : شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مایوسی کی فضا میں روشن مستقبل کا پیغام

حال ہی میں ایک اخبار میں ایک مضمون "اخلاقی پستی" کے زیرعنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار نے بڑی دردمندی کے ساتھ پاکستان کے مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی اور رُوحانی پستی اور زبوں حالی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارا ہر طبقہ ہی بداخلاقی، بددیانتی اور بے راہروی کی دلدل میں بُری طرح پھنس کر رہ گیا ہے۔ اس مضمون کے دو اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "ہماری قوم کی اخلاقی حالت ناقابلِ بیان حد تک گر چکی ہے۔ قوم کا کوئی طبقہ ایسا نہیں جو اِس لعنت سے بچا ہوا ہو۔ سرکاری ملازم، اربابِ اختیار، امراء، سیاست دان، دانشور، صحافی، وکلاء اور عوام قریباً سب بداخلاقی کی دلدل میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ جس طبقہ کو جب بھی کوئی موقع ہاتھ آتا ہے۔ دوسرے طبقہ کو بھوکے بھیڑیئے کی طرح ہڑپ کرنے کے درپے ہوجاتا ہے۔ وہ مذہبی، اخلاقی اور سماجی قیود کو بلاخوف وخطر لتاڑتا چلا جاتا ہے۔ بلیشتر سرکاری ملازم اپنے فرائض کو بھول چکے ہیں۔ تاجر طبقہ مہنگائی اور چور بازاری سے عوام کا خون چوس رہا ہے۔ سمگلرز یعنی غیرقانونی طور پر ملک کے اندر اور باہر مال لے جانیوالے، ملک کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ہمارے سیاست دانوں کی اکثریت بھی اصولوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ ہمارے سیاست دان اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کیلئے بڑے سے بڑے قومی مفاد کو بغیر کسی ضمیر کی خلش کے پسِ پشت ڈال دیتے رہے ہیں۔ ... موجودہ اخلاقی پستی کو ایک طبقہ نہیں لایا بلکہ اس کی ذمہ داری پوری قوم پر ہے"۔

(۲) "موجودہ حالات میں قوم کی اکثریت اعلیٰ صفات کو چھوڑ چکی ہے۔ قوم میں اخوت، مروّت، اخلاص، غیرت، ہمدردی، حب الوطنی، قربانی اور خوفِ خدا باقی نہ رہا۔ ہم اب حقیقت میں جانوروں سے بھی ذلیل زندگی گذار رہے ہیں۔ ہم مسلمان کہلاتے ہیں مگر ہم میں کوئی بھی اسلامی صفت باقی نہیں رہی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ دنیا کی قوموں میں ہماری رہی سہی عزت بھی نہیں رہی۔ ہمیں حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی ہمارا ضمیر بیدار نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنی ذلت اور خواری پر نظر ہی نیچی کرنے پر بھی خیال تک نہیں آتا کہ ہم اُمتِ خیرہ ہیں۔ ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ ہم فخرِ رسل کی اُمت ہیں۔

ہمیں ذرا بھی ندامت محسوس نہیں ہوتی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب پر عمل نہیں کرتے۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے دلوں سے احساسِ زیاں جاتا رہا ہے۔ ہم نے اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھلا دیا ہے۔ ہم نے اپنے تمدن کی قدر نہ کی۔ ہم نے گداگروں کی طرح کچھ کہیں سے لیا اور کچھ کہیں سے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اور قوموں سے کوئی چیز نہیں لی بلکہ اُن کی سفلہ عادات کو اپنایا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ کیا ہم رسولِ کریم کی اُمت کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیا ہم میں بزرگانِ دین کی کوئی صفت باقی ہے؟" (روزنامہ نوائے وقت ۲۰ اگست ۱۹۷۲ء)

مندرجہ بالا الفاظ میں بڑی دردمندی کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو واضح کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے اکثر مسلمانوں کی حالت واقعی آج ایسی ہے جسے دیکھ کر دِل بے اختیار درد اور رِقّت سے بھر جاتا ہے۔ لیکن ایسی حالت کو دیکھ کر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب مسلمانوں کی حالت ایسی ہی رہے گی؟ اور کوئی ایسی صورت نمودار نہیں ہوگی جس سے مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی اور رُوحانی پستی دُور ہو سکے؟

اس سوال کے جواب پر کئی جہتوں سے غور کیا جا سکتا ہے۔ جو اصحاب مادی اور دُنیوی ذرائع کے نقطۂ نگاہ سے اسپر غور کرتے ہیں اُن پر تو مایوسی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ وُہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک طرف تو مادی ذرائع کی شدید کمی ہے اور دُنیا کی سب بڑی طاقتیں اسلام کی دشمن بنی ہوئی ہیں اور دوسری طرف جن لوگوں پر قوم کی راہ نمائی کا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ ان کی حالت بھی بقول حالی مرحوم یہ ہے کہ:۔

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی — جگر جس سے شق ہو وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی — مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا — مذمّت پہ آنا تو طوفاں اُٹھانا
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا — یونہی سینکڑوں کو اسامی بنانا
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

تو پھر اصلاحِ احوال کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا مضمون میں بھی قدرے مایوسی ظاہر کرتے ہوئے اِس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ موجودہ افسوسناک حالات کے پیشِ نظر:۔

"ہمارا مستقبل مشکوک ہو کر رہ گیا ہے"۔

لیکن مندرجہ بالا سوال پر اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں اور آپؐ کی بشارات کی روشنی میں غور کیا جائے تو پھر مایوس ہونے یا گھبرانے کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے دُنیا کو پہلے ہی بتادیا تھا۔ مسلمان انتہائی ترقی اور عروج کا زمانہ دیکھنے کے بعد پھر تنزّل اور ذِلت و ادبار کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ساتھ ہی آپؐ نے یہ خوشخبری بھی دیدی تھی کہ تنزّل کے اس عارضی دور کے بعد پھر اسلام کی ترقی، عروج اور شان و شوکت کا زمانہ عود کر آئے گا۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک طرف تو یہ پیشگوئی فرمائی کہ :۔

لا یبقٰی من الاسلام الّا اسمہ ولا یبقٰی من القراٰن الّا رسمہ

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جبکہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ اور الفاظ کے سوا قرآن کا بھی کچھ باقی نہ رہے گا۔

مگر دوسری طرف حضورؐ نے یہ خوشخبری بھی اپنی اُمت کو سُنائی کہ تنزّل اور ذِلت و ادبار کے بعد پھر ایک ایسا دور شروع ہوجائے گا جبکہ

یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلّھا غیرالاسلام

یعنی اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا باقی تمام ادیان کو رُوحانی لحاظ سے شان و شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دیگا۔ اور دُنیا میں صرف اسلام ہی ہوگا جسے طاقت و قوت اور شان و شوکت حاصل ہوگی۔

اس واضح اور روشن پیشگوئی اور مژدۂ جانفزاء کی موجودگی میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمان مایوسی کا شکار ہوں۔ جب مسلمانوں کے تنزّل کی پیشگوئی پوری ہوچکی ہے تو یقیناً (خواہ دُنیوی لحاظ سے حالات کتنے ہی خراب ہوں) اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی خوشخبری بھی پوری ہوکر رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن اِس کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور سمجھ لیں کہ خدا خود ہی اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کردے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضورؐ کی سُنت اس بارے میں یہی ہے کہ حضورؐ خدائی پیشگوئیوں کو پُورا کرنے کے لئے پوری جد وجہد اور کوشش فرماتے تھے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے ماتحت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جو عملی جد وجہد ہو رہی ہے اس میں بھرپور حصہ لیا جائے اور مایوسی کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا جائے۔ اس بارے میں زندہ یقین و معرفت اور حقیقی ایمان سے لبریز یہ زندگی بخش الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی زبانِ قلم سے نکلے ہمیشہ ہمارے سامنے رہنے چاہئیں کہ :۔

"قریب ہے کہ سب مِلتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کرے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید ... ملکوں میں پھیلے گی۔ ... اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی تدبیروں کو باطل کردے گا"۔

(تذکرہ طبع اوّل صفحہ ۲۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی زبان وحدت اسلامیہ کا ذریعہ ہے

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

قرآن کریم کا نزول مبارک عربی زبان میں ہوا کیونکہ یہ زبان اپنے علمی خصائص کی بناء پر انتہائی وسیع اور عمیق ہے اور اس زبان کے کمالات و فضائل تمام زبانوں سے زیادہ ہیں اور یہی زبان ام الالسنہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے عربی زبان کی وسعت فضیلت اور افادیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ۔

(الشعراء)

یعنی ہم نے قرآن مجید کا نزول مبارک ایک ایسی زبان میں کیا ہے جو اپنے اسلوب بیان میں مایہ ناز ہے اور مافی الضمیر کو وضاحت سے بیان کرنے والی ہے۔ فرانسیسی زبان میں کلمات کی تعداد پچیس ہزار ہے۔ انگریزی زبان میں ایک لاکھ بیان کی گئی ہے۔ لیکن عربی زبان میں صرف مادوں کی تعداد چار لاکھ سے تجاوز ہے اور اس کے کلمات کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ مصر کا شاعر شہیر حافظ ابراہیم عربی زبان کی وسعت کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے ؎

انا البحر فی احشائی الدر کامن

فھل سألوا الغواص عن صدفاتی

یعنی عربی زبان اپنی وسعت میں سمندر کی مانند ہوں۔ میرے اندر موتی پوشیدہ ہیں کیا لوگوں نے میری سیپیوں کے متعلق غوطہ خوروں سے دریافت کیا ہے۔

فرزندانِ اسلام چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی آباد ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ قرآن کریم سنتے ہیں۔ نمازوں میں اس کو پڑھتے ہیں اور قبلہ رُو ہو کر ایک ہی سمت میں قرآنی ارشاد

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔

(تم جہاں کہیں بھی ہو اسی کی طرف اپنے منہ کر لیا کرو) کے مطابق ایک امام کے پیچھے نماز کی ادائیگی کرتے ہیں اور قرآن کا ایک حصہ عربی زبان میں سنتے ہیں۔ قبلہ کی یک جہتی میں بھی مسلمانانِ عالم کو اخوت اور وحدت کا سبق دیا گیا ہے۔

—— (۲) ——

قرآن پاک کے نزول کے ساتھ عربی زبان مسلمانوں کے لئے بہت اہمیت اختیار کر گئی۔ اسلامی لٹریچر کا بنیادی اور اہم حصہ عربی زبان میں ہی ملتا ہے اور قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی اسلامی علوم کا رواج ہو گیا ہے۔ جو تمام کے تمام عربی زبان میں ہیں۔ قرآن کریم ایسا صحیفہ سماویہ ہے جس کی حقانیت اور وسعت کے متعلق اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ کے الفاظ مذکور ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم مذہب اسلام کی تعلیمات و ارشادات کا حامل ہے جو سب سے ارفع، اعلیٰ، اکمل اور افضل مذہب ہے اور مذاہب عالم میں اس کو نمایاں اور امتیازی پوزیشن حاصل ہے اور خدا تعالیٰ نے اسے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کا مصداق قرار دیا ہے۔

تبلیغ اسلام کی وسعت کے ساتھ ساتھ قرآنی تعلیمات اور ارشادات کی تفاسیر کی بھی وسعت ہوتی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور اس کا سمجھنا ایک مسلمان کے لئے فرض اولین قرار دیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلّمہ۔

کہ تم میں سے وہی شخص بہتر ہے جو قرآن کریم خود سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھلاتا ہے۔ قرآن کریم کو سیکھنا اور اس کی تعلیمات کو حاصل کرنا اس پر عمل کرنا ایک مسلمان کا عقیدہ ہے اور اس پر یہ کہنا ہر مسلمان اپنا فرض سمجھتا ہے ہر مسلمان قرآن کریم کے ایک حصہ کو یاد کرتا اور اس کتاب کا گھر میں رکھنا اور اس پر عمل کرنا اپنے پر واجب یقین کرتا ہے یہ بھی اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ عربی زبان ملت اسلامیہ میں روحانی اور بنیادی رابطہ کا باعث ہے۔

—— (۳) ——

فرزندانِ اسلام دنیا کے کسی حصہ میں ہوں مشرق میں مغرب میں جنوب میں شمال میں غرض بحر و بر کے کسی کونہ میں بھی آباد ہوں وہ نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں اور مسجد میں ان کو بلانے کے لئے اذان دی جاتی ہے جس کے کلمات عربی زبان میں ہیں ان کلمات میں ایمان و جذبہ کی چاشنی پائی جاتی ہے اور پُر شوکت انداز بیان سے کس قدر رسیلے کلمات ہیں جن کے سننے سے مسجد میں رونق ہو جاتی ہے۔ یہ آواز مسجد کے منارہ سے گونجتی ہوئی ہر مسلمان گھرانہ میں ایک خاص اثر دکھاتی اور عملی بیداری پیدا کرتی ہے اس کے الفاظ کے سنتے ہی ایک مسلمان وضو کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور چند لمحات کے بعد جوق در جوق فرزندانِ اسلام مسجد میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ عربی زبان کے روحانی الفاظ ملت اسلامیہ کے لئے رابطہ وثیقہ کا کام دیتے ہیں۔ پھر جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اقامت کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ یہ اقامت اذان کا خلاصہ ہے اور اس کا نصف حصہ ہے۔ نماز کی عبادت میں تلاوت قرآن پاک ہے اور اس طرح ہر مسلمان جو دنیا کے ہر خطہ میں خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے اپنی عبادت میں عربی زبان کے کلمات کا ہی ورد کرتا ہے۔ یہ عبادت اور تلاوت اس امر کی بہت بڑی دلیل ہے کہ کلمہ گو مسلمانوں کے لئے عربی زبان اخوت اور وحدت کا باعث ہے۔

—— (۴) ——

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی احادیث مبارکہ عربی زبان میں ہیں اور بڑی ضخیم کتب اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے ہماری رہنمائی نہ کی ہو آپ کے یہ ارشادات اور فرمودات من و عن محفوظ ہیں۔ اسلامی سوسائٹی اور مکاتب فکر میں ان احادیث کو بڑی وقعت دی جاتی ہے۔ مساجد میں حدیث کا درس ہوتا ہے اور ہر حدیث کے آغاز میں یہ فقرہ ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ فقرہ اور ہر حدیث کے الفاظ بتلاتے ہیں کہ عربی زبان اخوت اسلامیہ کا باعث ہے۔

—— (۵) ——

ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملتا ہے۔ تو اس کی گفتگو کا آغاز ہی السلام علیکم کے عربی الفاظ سے ہوتا ہے اور اگر کوئی مسلمان اپنی خیریت بیان کرتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے۔ افسوس اور صدمہ کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ کا ورد کرتا ہے۔ مسنون دعاؤں کا ورد بھی ایک مسلمان کو عربی زبان میں کرنا پڑتا ہے۔

آج پاکستان میں صوبائی اور لسانی تعصب نے فضاء کو مکدر کر رکھا ہے۔ ایک اور مسلمان بھائی کو دوسرے مسلمان بھائی سے بدظن کرایا جا رہا ہے اور یہ وہ خطرناک حربہ ہے جو سامراجی حکومتوں نے اسلامی ممالک میں استعمال کیا ہے۔ اب پاکستان میں بھی قومی وحدت اور باہمی اخوت کو پاش پاش کیا جا رہا ہے۔ اگر حالات ایسے ہی دگرگوں رہے تو ملک کے استحکام اور امن کو سخت دھکا لگے گا۔

فرزندانِ اسلام کی اصل زبان عربی ہے اور ہم سب کلمہ گو ہیں اس لئے اس امر کی انتہائی اور اشد ضرورت ہے کہ ہم باہمی اختلاف کو نظر انداز کر کے ملک کے استحکام کے لئے کام کریں۔ ورنہ قرآن کریم نے بڑے واضح الفاظ میں انتباہ فرمایا ہے۔

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔

کہ باہمی تنازعہ کی صورت اختیار نہ کرنا ورنہ اس کے نتیجہ میں تم شکست کھا جاؤ گے اور تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب و دبدبہ جاتا رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدون قرآن کریم کا مزا نہیں آتا پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں جبکہ قرآن کریم کا پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا ایک حکم ـــــ سادہ زندگی

مکرم میاں غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخان

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا اس میں سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تکلفات کو چھوڑ دو اور ایک وقت میں ایک ہی سالن استعمال کرو۔ اور نیز یہ بھی فرمایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں خود نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے کہلواتا ہے۔ پس تحریک جدید اور اس کے تمام مطالبات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حدیث شریف میں سادہ زندگی کو ایمان کے اوصاف میں سے کہا گیا ہے۔ لیکن آج کی دنیا خواہشات اور ملذات کی دنیا ہے۔ انسان وسیع سے وسیع خواہشات رکھتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کا نفس دُنیا کے حظوظ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اور سچ پوچھو تو اس لذت نے ہی اسے تباہ کر دیا ہے اور اسی لذت کی وجہ سے وہ ہر جرم و گناہ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ سادگی اختیار کرو اور اعتدال سے کام لو اور یہ صحیح ہے کہ جو مزا سادگی میں ہے کسی اور چیز میں نہیں۔ انسان خواہ مخواہ کام و دہن کی لذت کے لئے مرتا ہے۔ لیکن یہ تو اس گھونٹ زہر ہے۔ اگر غذا زیادہ مرغن اور چٹپٹی ہو تو وہ صحت کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ آدھی دُنیا پُرخوری کی وجہ سے بیمار ہے۔ لیکن اس کا چھوڑنا افیون چھوڑنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ اگر صبح کے ناشتہ میں پراٹھا یا اس قبیل کی دوسری چیز لیا نہ ہوں تو نفس مانتا ہی نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے معدہ کو اپنے ہاتھوں تباہ کر دیتا ہے اور قبل از وقت بوڑھا ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں سہیڑ لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر غذا زیادہ مرغن اور پُرتکلف ہو تو انسان عموماً زیادہ کھا لیتا ہے اور یہی پُرخوری اس کے لئے طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ نصف سے زیادہ دنیا معدہ کے امراض میں مبتلا ہے۔ معدہ خراب ہو تو نتیجہ بلڈ پریشر فالج ذیابیطس امراض دل و گردہ اور جوڑوں کے امراض لازمی ہیں اور پھر یہ بھی ہے کہ جو پُرخوری کرے وہ زیادہ محنت نہیں کر سکتا۔ وہ آرام طلب ہو جاتا ہے اس سے پُرخوری اور آرام طلبی دونوں مل کر اس کی صحت کو تباہ کر دیتی ہیں اور وہ طبعی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ پُرخور اور آرام طلب ہوں ان کی صحت جسمانی جواب دے دیتی ہے۔ گولی کھائیں تو بھوک لگے گولی کھائیں تو کھانا ہضم ہو۔ گولی کھائیں تو اجابت ہو گولی کھائیں تو نیند آئے۔ گولی کھائیں تو اعضا شکنی دور ہو۔ گولی کھائیں۔ تو چلنے اور کام کے قابل ہوں۔ غرض سارا دن طرح طرح کی گولیاں ہی کھاتے رہتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ دُنیا میں ایک مفید وجود ثابت ہوں۔ ان کا وجود زمین پر ایک بوجھ بن جاتا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ دوائی کے بغیر ایک لمحہ بھی نہ گذرے۔ دراصل انہوں نے عمدہ اور مرغن غذا کو حاصلِ زندگی سمجھ رکھا ہے جو ان کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں جن کی غذا سادہ ہے اور وہ محنت اور مشقت سے روزی کماتے ہیں۔ وہ بہرحال ان سے بہتر ہیں امراء دولت کے ذریعہ آرام اٹھاتے ہیں لیکن غریب اور سادہ گذران والے صحت سے زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کھانے کا مزا تو عمدہ بھوک سے اور سونے کا مزا مشقت کرنے سے ملتا ہے اور یہی وہ دو چیزیں اہل ثروت کے پاس نہیں۔ لیکن وہ زندگی صحت کے لئے بعض ضروری ہے اور صحت سے ہی انسان حقِ عبادت ادا کر سکتا ہے۔ دیکھو جو رات کو پیٹ بھر کر سوئے۔ وہ تہجد کے لئے کب اٹھ سکتا ہے۔ جو آرام طلب ہو وہ مسجد میں نماز کے لئے کب جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کہ ہر کام میں اعتدال رکھو یہی تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے۔ اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شے حلال ہی ہو۔ مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کیلئے حرام ہو جاتی ہے جو انسان نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا حق کیا ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلخ زندگی بسر کرے۔

پس سادہ زندگی ہی میں سب بھلائیاں ہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ اگر انسان کھانے پینے میں اعتدال کو مد نظر رکھے تو اس کی صحت بحال رہتی ہے۔ جنہوں نے اعتدال کو چھوڑا وہ گھاٹے میں رہے۔ کیونکہ جب انسان پرخوری اور مرغن غذاؤں سے اپنی صحت تباہ کر لیتا ہے تو پھر اسے یہ چیزیں ڈاکٹر کے مشورہ سے چھوڑنا پڑتی ہیں۔ پھر تو اسے عام سادہ غذا کے معیار سے بھی کم تر درجہ پر آنا پڑتا ہے۔ اُبلی ہوئی دال۔ چپاتی کی روٹی جو حلق سے بھی نہ اترے بے نمک کھانا۔ یا پنیر بخاسے پرہیز۔ غور کرو کہ نمک کے بغیر بھی کوئی زندگی ہے یا شکر کے بغیر بھی زندگی کا مزا ہے۔ پھر قدرت ان کی بے اعتدالی کا یوں انتقام لیتی ہے کہ وہ دوسروں کو اچھی غذا کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں تو دل میں کڑھتے ہیں اُن پر حسرت کا عذاب طاری ہو جاتا ہے اور یہ عذاب سب عذابوں سے زیادہ ہے وہ اس لئے کہ ان کے پاس ہر ایک چیز موجود ہے۔ لیکن وہ اس سے محروم ہیں اور دوسرے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اُس جنت کا کیا لطف جس کی چیزوں سے انسان فائدہ نہ اٹھا سکے لیکن اگر وہ لوگ سادہ زندگی رکھتے اور سادہ غذا کھاتے تو آخر وقت تک کبھی پرہیز کی ضرورت نہ تھی۔ اور ہر ایک نعمت سے لطف اٹھاتے رہتے۔ لیکن چند دن بے اعتدالی کی زندگی گذار کر باقی عمر کے ایام حسرت و اندوہ سے کاٹتے ہیں۔ پھر نہ زندوں میں اور نہ مُردوں میں لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ نے محنت کش اور سادگی سے زندگی گذارنے والوں کی مقدار خوراک بھی بڑھا دی اور لذت بھی بڑھا دی۔ اُن کے مقابلہ میں ایک دنیادار کی مقدار خوراک بھی کم اور لذت بھی کم۔ پس کون گھاٹے میں رہا اللہ تعالیٰ کا سلوک تو تمام سے مساوی ہے۔ غریب اور سادہ لوگ خواہ مخواہ اپنے آپ کو گھاٹے میں سمجھتے ہیں۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو دنیادار گھاٹے میں ہیں۔ جو نعمت ان کے پاس ہے دنیاداروں کے پاس نہیں۔ پس اگر صحت نہیں۔ تو کچھ بھی نہیں۔ لہذا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سادہ زندگی اختیار کرے۔ کھانے پینے میں بھی اور پہننے میں بھی۔ قیمتی لباس پہننے میں جہاں ایک طرف اسراف ہے وہاں دوسری طرف تکبر بھی ہے۔ لباس کے میلا اور خراب ہونے کی وجہ سے وہ غربا میں نہ بیٹھ سکا ورنہ ان سے میل جول رکھتا ہے۔ اسلئے وہ انکی خدمت سے محروم رہ جاتا ہے پس تحریک جدید کا یہ مطالبہ کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے ایک رحمت ہے اور واقعی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بہت بڑا احسان ہے جنہوں نے اس ہدایت کی قدر کی اور اس پر عمل کیا وہ ہر لحاظ سے فائدہ میں رہے صحت بھی ٹھیک رہی دینی کاموں میں بھی بھر پور حصہ لیا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا ثواب بھی حاصل کیا پس سب سے بڑی چیز تو اطاعت ہے۔ اگر اطاعت نہیں تو بے نصیب ہے۔ بیعت کنندہ کا کام اطاعت کرنا ہے چاہے کوئی بات اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اور اطاعت میں ہی برکت ہے اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا اطاعت کرو گے تو ہدایت ملیگی ورنہ ہدایت سے بے نصیب رہو گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سادہ زندگی اختیار کرو گے جو بچت ہو۔ وہ چندہ کے دینی کی ضرورت میں خرچ کرو۔ چندہ جات تحریک جدید۔ وقف جدید اور دیگر ذمہ داریاں ادا کرو۔ اسی میں فلاح اور کامیابی ہے۔ ورنہ ضرورت سے زیادہ اپنے آپ پر خرچ کرنا نہ صرف ناجائز بلکہ حرام ہے۔ اور خلیفہ وقت کے حکم سے انحراف بھی ہے۔

نائیجیریا میں غانا کے ہائی کمشنر سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

(مکرم مجید احمد صاحب مبلغ نائیجیریا)

۱۹ر جولائی کو نائیجیریا میں غانا کے ہائی کمشنر جناب کرنل ایس میگل اشانٹے سے ان کے گھر پر جماعت احمدیہ کے وفد نے ملاقات کی۔ اس وفد کی قیادت امیر صاحب محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے کی۔ ہائی کمشنر صاحب موصوف کا حال ہی میں نائیجیریا میں تقرر ہوا ہے۔ محترم امیر صاحب نے ان کو جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا اور قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ اور اسلامی کتب پیش کیں۔ مکرم ہائی کمشنر صاحب جو دینی علوم سے کافی شغف رکھتے ہیں اور غانا میں جماعت کی مساعی سے قدرے متعارف ہیں نے اس تحفہ کو بخوشی قبول کیا اور اسلام کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ جو اسلام کے نظریہ اخلاق، حیات مابعد الموت اور انسان کی پیدائش اور غرض و غایت کے متعلق تھے۔ ان کے جوابات وفد کے ممبران کی طرف سے دیئے گئے۔ یہ ملاقات اور سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس وفد میں مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب مکرم وزیری عبدو، الفا ایس بی گیوا صاحب المعلم حبیب صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ اس موقعہ پر تصاویر بھی لی گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

عشرہ وصولی تحریک جدید

از یکم تا دس تبوک ہش ۱۳۵۱ ستمبر ۱۹۷۲ء

خدام قائدین کرام اور خدام سے درخواست ہے کہ عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے باہمی تعاون سے بھرپور کوشش کریں۔ یاد رکھیں ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کی کوششوں میں مالی قربانی کے ذریعہ حصہ لینا ہر خادم پر لازم ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کی بروقت ادائیگی تبلیغ اسلام کی کوششوں کو منظم طریق سے آگے بڑھانے کے لئے از حد ضروری ہے۔

(مہتمم تحریک جدید۔ مجلس مرکزیہ ربوہ)

خدام کے تقریری مقابلے بر موقع سالانہ اجتماع

اس سال سالانہ اجتماع ۱۹۷۲ء کے موقع پر خدام کے لئے تقریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

معیار اول و دوم

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ
(۲) برکات خلافت
(۳) عاجزی
(۴) ترقی ہمیشہ راست بازی سے ہوا کرتی ہے (حضرت مسیح موعودؑ)
(۵) ہم پاکستان کو کیسے مضبوط بنا سکتے ہیں۔

معیار سوم

(۱) برکات رمضان
(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت کا ایک پہلو
(۳) محنت
(۴) حضرت خلیفہ اولؓ کا عشق قرآن۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بھانجی ساجدہ تقریباً سات آٹھ سال سے بوجہ مختلف عوارض بیمار رہتی ہے احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں نیز مجھے بعض پریشانیاں لاحق ہیں ان سے نجات پانے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسماعیل زیروی محلہ پاک نگر لاہور)

(۲) میری بہن عزیزہ امتہ القیوم سیال کو تین دن سے بخار ہے احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ اسے جلد صحت یاب کرے۔ آمین (امتہ النصیر سیال بنت بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اکلوتی لڑکی عزیزہ شاہین محمد مجید بعمر بیس سال ۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو بوقت ۲/۱ ۲ بجے صبح چند روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی ہے۔ تمام بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے درجات بلند فرمائے اور مجھ کو اور میرے خاوند کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (رضیہ محمد کراچی)

اعلان دارالقضاء

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری اللہ رکھا صاحب مرحوم معرفت حفیظ اللہ صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند چوہدری اللہ رکھا صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے پراویڈنٹ فنڈ تحریک جدید میں مبلغ ۱۶۹۸/۴۰ روپے اور عطیہ تحریک جدید مبلغ ۱۶۹۸/۴۰ یعنی کل ۳۳۹۶/۸۰ روپے جمع ہیں۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں جنکو رقم مذکورہ بالا مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) منظور احمد صاحب (۲) حفیظ اللہ صاحب (۳) صغیر علی صاحب (۴) عطیہ بیگم صاحبہ (۵) صفیہ بیگم صاحبہ (۶) رقیہ بیگم صاحبہ (۷) نجمہ بیگم صاحبہ (۸) بشیرہ بیگم صاحبہ۔ لہٰذا التماس ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر کسی وارث یا کسی اور کو کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ پاکستان)

ضرورت ہے

ہمیں ادویات کی دکان پر کام کرنے کے لئے تجربہ کار

ڈسپنسر کی ضرورت ہے

خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں

شفا میڈیکو عزیز منشن میکلوڈ لنک روڈ لاہور فون ۵۳۲۱۱

پروگرام فوجی بھرتی ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱-۹-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس شاہ نکدر	سرگودھا
۲-۹-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۴-۹-۷۲	سوموار	سکول جھنگ	سرگودھا
۵-۹-۷۲	منگل	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
۷-۹-۷۲	جمعرات	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۸-۹-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس کالا باغ	میانوالی
۹-۹-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۱۲-۹-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۱۳-۹-۷۲	بدھ	سکول۔ قائد آباد	سرگودھا
۱۴-۹-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس ساہی وال	سرگودھا
۱۵-۹-۷۲	جمعہ	سکول۔ چوکی وڈانوالی	جھنگ
۱۶-۹-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس امین پور	جھنگ
۱۸-۹-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس نوشہرہ	سرگودھا
۱۹-۹-۷۲	منگل	سکول مالا	سرگودھا
۲۰-۹-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس بھٹہ ٹوانہ	سرگودھا
۲۱-۹-۷۲	جمعرات	خدام الاحمدیہ ہال۔ ربوہ	جھنگ
۲۲-۹-۷۲	جمعہ	یونین کونسل میانی	سرگودھا
۲۳-۹-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۲۵-۹-۷۲	پیر	سکول۔ چک رام دین	سرگودھا
۲۶-۹-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۷-۹-۷۲	بدھ	ریسٹ ہاؤس پپلاں	میانوالی
۲۸-۹-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس مکروالہ	میانوالی
۲۹-۹-۷۲	جمعہ	ریسٹ ہاؤس سیالنوالی	میانوالی
۳۰-۹-۷۲	ہفتہ	ڈسپنسری ہسپتال۔ کوٹ مومن	سرگودھا

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ چھاتی ۳۲"۔ ۳۰"۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تعلیم: پانچ جماعت۔ وقت بھرتی: آٹھ بجے صبح۔ (نظارت امور عامہ)

قابل تقلید نمونہ

مکرم مرزا منصور احمد صاحب B/۱۳۵۵ سٹالائٹ ٹاؤن راولپنڈی وصیت نمبر ۱۵۷۷۵ نے اپنی وصیت کی شرح ۱/۱۰ سے بڑھا کر ۱/۸ کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام لجنات ستمبر کا پہلا ہفتہ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کیلئے وقف کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے کہ ستمبر کا پہلا ہفتہ تمام لجنات خواہ شہری ہوں یا دیہات کی تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے وقف کریں۔ اس سلسلے میں اپنی کوششوں سے مرکزی لجنہ کو بھی آگاہ کریں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس ماہ ہر عورت کے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی ہو جائے اور ہر وہ عورت جو چندہ دینے کی استطاعت رکھتی ہو لیکن وہ ابھی شامل نہ ہوئی ہوں ان کو تحریک کر کے شامل کیا جائے اس سلسلہ میں آپ کی توجہ کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک ارشاد درج ذیل کرتی ہوں:۔

"تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں میں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر احمدی جس نے دفتر اوّل میں حصہ لیا ہے اُسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے والا کھڑا کرے جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے۔ وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم سے کم ایک ایک آدمی ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے۔ اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔ اگر دوست زیادہ آدمی تیار نہ کر سکیں تو کم از کم ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفترِ دوم کے لئے ایک آدمی ضرور تیار کرے ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسل سمجھا جائے گا۔ اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا۔ وہ اس کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائے گا۔

پس جماعت کے دفتر دوم کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے تحریک جدید کے دورِ اوّل میں حصہ لینے والوں میں سے ہر فرد کا دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک آدمی تیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے روحانی اولاد کی زیادتی میں حصہ لینا۔ اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چلتا چلا جائے گا۔ اور جماعت کے لئے دائمی ثواب اور خدا تعالےٰ کے قرب کا ایک دائمی راستہ کھلا رہے گا۔"

(الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالےٰ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی اس نصیحت پر عمل کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہفتہ ختم ہوتے ہی ہر لجنہ اپنی تفصیلی رپورٹ بھجوائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

میری چھوٹی پھوپھی جان محترمہ مبشرہ منصورہ صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے ۵ اگست کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم منصور احمد صاحب ڈار کی بیٹی اور مکرم بابو سلامت علی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کی نواسی ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (نصرت خورشید۔ ربوہ)

جمالِ تبسم کمالِ فلورا
دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت و نفاست کے لئے
خاندان بھر کی ضرورت
فلورا ٹوتھ پاؤڈر
ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے خریدیئے

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ ۱۲ ستمبر سے شروع ہو جائے گا اور دس یوم تک جاری رہے گا۔ جو طلبہ داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اس تاریخ کو صبح ۸ بجے انٹرویو کے لئے جامعہ میں حاضر ہو جائیں اور اس سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے دفتر میں دے دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونے کی شرط ہے۔ البتہ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ وقف زندگی کرنے والے طلبہ کے علاوہ بھی جو دوست دین کا علم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہوں داخلہ لے سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۲۹ اگست۔ نائب وزیر خارجہ چین چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کا صدر پاکستان مسٹر بھٹو کے نام ایک نہایت خفیہ پیغام لے کر اسلام آباد پہنچے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا صدر بھٹو نے اپنی حالیہ تقریر میں برصغیر کے متعلق جو موقف اختیار کیا ہے وہ نہایت منصفانہ ہے اور چین اس کی مکمل حمایت کرتا ہے پاکستان میں اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا میرا یہاں آنے کا مقصد پاکستان اور چین کے مابین پہلے سے موجود بندھنوں کو مزید مضبوط بنانا ہے

انہوں نے مزید کہا ایک ملک چین اور پاکستان کے تعلقات میں گڑبڑ پیدا کرنے میں مصروف ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں لیکن چین اور پاکستان ایٹمی ہتھیاروں سے خوف زدہ نہیں ہوں گے اور انصاف کا علم بلند رکھیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان۔ ۲۹ اگست تعلیم اور بین الصوبائی رابطہ کے مرکزی وزیر مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کل ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا حکومت بھارت سے پاکستانی جنگی قیدیوں کی جلد از جلد واپسی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے لیکن صدر بھٹو اس سلسلہ میں قومی عزت و وقار پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا عوامی مسائل حل کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر ہے لیکن اگر صوبائی حکومتیں ایسا کرنے میں ناکام رہیں تو مرکزی حکومت یقیناً مداخلت کرے گی۔

پشاور ۲۹ اگست کل چوک یادگار میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر محمود علی قصوری مرکزی وزیر قانون نے کہا کہ کوئی سیاسی جماعت صرف صوبے میں اکثریت کی بنا پر مرکز میں نمائندگی کا حق طلب نہیں کر سکتی۔ اس قسم کا مطالبہ وفاقی اور جمہوری اقدار و روایات کے منافی ہے جمہوریت کا مسلمہ اصول ہے کہ اکثریتی جماعت کو ہی مرکز میں حکومت سازی کا اختیار رہتا ہے۔ انہوں نے کہا مرکزی حکومت سماجی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے آمادہ ہے لیکن وہ غیر جمہوری مطالبہ کے ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴